رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | سوموار ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ، یکم نبوت ۱۳۶۱ ہش، یکم نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۱ اخاء / اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا رقمطراز ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے امۃ الواسع رعنا اور خالد احمد زفر کو ۱۷ اکتوبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام طارق ناصر احمد رکھا ہے۔ بچہ نواب مسعود احمد خانصاحب کا نواسہ اور ملک عمر علی صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی زندگی دے اور نیک بنائے۔"

خلافتِ رابعہ کی پہلی مالی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے غرباء کے گھر تعمیر کرانے کیلئے فنڈ کا اجراء

اپنی طرف سے دس ہزار روپے اور صدر انجمن کی طرف سے دو لاکھ روپے دینے کا اعلان

اس میں صرف وہ حصہ لے سکتے ہیں جو لازمی چندے پوری شرح سے ادا کرتے ہوں اور دوسرے چندے متاثر نہ ہونے دیں

کم قیمت کے مکان کا نقشہ تیار کرنے کے لیے حضور کی طرف سے احمدی آرکیٹیکٹس میں انعامی مقابلے کا اعلان

مسجد اقصیٰ ربوہ میں فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۲۹ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے بابرکت دورِ خلافت کی پہلی مالی تحریک کا اعلان فرمایا ہے حضور نے مسجد بشارت سپین کے قیام پر اللہ تعالیٰ کی حمد کا عملی طور پر اظہار کرتے ہوئے غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ جاری فرمایا۔ حضور نے سب سے پہلے اس میں اپنی طرف سے دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دو لاکھ روپے دینے کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک لاکھ روپے کی پیشکش کا اعلان بھی حضور نے فرمایا۔ حضور نے اس فنڈ کا انتظام کرنے کے لئے ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان فرمایا اور نظارت امورِ عامہ کو اس پروگرام کی تنفیذ کا ذمہ دار قرار دیا۔ حضور نے اس تحریک میں عام احباب کی مشروط شرکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اس شرط سے حصہ لیں کہ اپنے طور پر خود نیک نیتی سے فیصلہ کریں کہ وہ لازمی چندے پوری شرح سے ادا کر رہے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے احباب ایک آنہ بھی اس تحریک میں نہ دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجکر بارہ منٹ پر اپنے خطبہ کا آغاز فرمایا اور دو بجکر پانچ منٹ تک حضور کا خطبہ جاری رہا اس طرح سے حضور نے تریپن ۵۳ منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد حضور نے اپنے خطبہ کا آغاز نہایت خوبصورت طریق سے فرمایا۔ حضور نے بچوں کی ایک کھیل کلیڈو سکوپ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح سے اس میں ذرا سا زاویہ بدلنے سے منظر بدل جاتا ہے اور کئی زاویوں سے کئی مناظر دکھائی دیتے ہیں اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی کلیڈو سکوپ قائم کیا ہوا ہے۔ بچوں کی کھیل کے تو مناظر بھی محدود ہیں لیکن جو روحانی کلیڈو سکوپ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کی صورت میں جاری فرمایا ہے اس کے نظاروں اور زاویوں کی کوئی حد و بست نہیں۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے اور بے شمار علمائے ربانی نے اس پر قلم اٹھایا ہے اور اس کے نظاروں سے محظوظ ہوئے ہیں لیکن اس کے لامتناہی نظاروں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔

مالک یوم الدین کی ایک نئی تفسیر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اھدنا الصراط المستقیم

صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝

کہ اے خدا ہماری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر وہ راستہ جس پر چل کر انعام ملے وہ راستہ تیرے غضب کا

باقی صفحہ ۵ پر

خلافتِ رابعہ کی پہلی تحریک پر مخلصین کا والہانہ لبیک

ایک لاکھ ۷۸ ہزار نو سو پچاس روپے کے وعدے اور چوالیس ہزار سات سو پچاس روپے کی وصولی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور کی پہلی مالی تحریک کا اعلان ہوتے ہی مخلصین احمدیت نے اس پر والہانہ لبیک کہا اور مورخہ ۲۲ اکتوبر دن کے دس بجے تک جو تفاصیل پرائیوٹ سیکرٹری کی طرف سے جاری کی گئی ہیں ان کے مطابق ایک لاکھ ۷۸ ہزار نو سو پچاس روپے کے وعدے اور چوالیس ہزار سات سو پچاس روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ الحمد للہ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

	وعدے	ادائیگی
۱۔ منجانب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		
از طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم	۳۰۰۰ — ۰۰	۳۰۰۰ — ۰۰
از طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔	۲۵۰۰ — ۰۰	۲۵۰۰ — ۰۰
" " " حضرت مصلح موعود۔	۱۵۰۰ — ۰۰	۱۵۰۰ — ۰۰
" " " " ام طاہر	۱۰۰۰ — ۰۰	۱۰۰۰ — ۰۰
" خود و بیگم صاحبہ و بچگان	۲۰۰۰ — ۰۰	۲۰۰۰ — ۰۰
۲۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ منجانب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۱۰۰۰۰۰ — ۰۰	——
۳۔ میجر حمید احمد کلیم معہ اہلیہ صاحبہ	۲۰۰ — ۰۰	۲۰۰ — ۰۰
۴۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب بوہ منجانب والدہ مرحومہ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے حسن سے روح کو خوبصورت بنا لینا اسلام ہے

اسکے بغیر نہ خدا تعالیٰ کا پیار آپ حاصل کر سکتے ہیں نہ حقوق الانسان ادا کر سکتے ہیں

تصوّف سوائے حُسنِ اخلاق پر زور دینے کے اَور کسی چیز کا نام نہیں

حُسنِ اخلاق سے مراد کافر و مومن کا امتیاز کئے بغیر یکساں اچھا سلوک کرنا ہے

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۳ اپریل ۱۹۸۲ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب۔ صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اسلامی تعلیم دو حصّوں میں منقسم ہے۔ ایک کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے اور دوسرے کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ہے۔

ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ دونوں باتیں جن کا ذکر مَیں نے پہلے ایک دو فقروں میں کیا، اس چھوٹے سے فقرے میں بیان ہوئی ہیں۔ اس میں ہمیں یہ کہا گیا کہ بندہ بننے کے لیے

اللہ تعالیٰ کی صفات

کی معرفت کا حصول ضروری ہے۔ عرفانِ باری کے بغیر انسان مقصدِ پیدائش کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق قرآنِ کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ جو بنیادی باتیں ان صفات میں ہمیں نظر آتی ہیں وہ اللہ تو اپنی ذات میں تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور ہر قسم کے نقائص اور رذائل اور کمزوریوں سے پاک اور منزّہ ہے۔ اور جو اس کی صفات ہیں انہی کے جلووں نے اس کائنات کو پیدا کیا اور ان صفات کی بنیاد ربوبیت — اس کی صفتِ ربّ، رحمان ہونا، رحیم ہونا اور مالکِ یوم الدّین ہونا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اِن چار (امہات الصفات جنہیں کہا جاتا ہے) صفات کا علم رکھتے ہوں اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق، تو ہم اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ہم پر جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے متعلق ڈالی گئی ہے وہ ہم پورا کر سکیں۔

پہلی دو صفتیں جو ہیں

ربّ ہونا اللہ تعالیٰ کا اور رحمٰن ہونا، ان میں انتہائی وسعت ہے۔ ہر چیز کو اس نے پیدا کیا۔ ہر چیز میں اس نے کچھ قوتیں اور صلاحیتیں اور طاقتیں پیدا کیں اور اصولِ تدریج کے مطابق ہر چیز کی نشوونما کے سامان پیدا کئے اور ہر چیز کو اس نے کمالِ نشوونما تک پہنچایا یا جہاں تک انسان کا تعلق ہے، پہنچانے کے سامان پیدا کئے۔

یہ جو کائنات ہے اس میں مختلف قسم کی اشیاء ہمیں نظر آتی ہیں۔ مثلاً نباتات ہے۔ ان درختوں میں مثلاً آم کا درخت ہے۔ آم کا درخت ابتداء میں خدا نے جس طرح پیدا کیا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اِس وقت وہ اپنی گٹھلی سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم گٹھلی لگاتے ہیں۔ اس میں سے ایک شاخ نکلتی ہے۔ پھر وہ بڑی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے اچھے خاصے قد کو پہنچتی ہے۔ پھر اس سے پھل پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اور انسان کو اس نے یہ عقل اور سمجھ عطا کی کہ پیوند کر سکے، اچھے آم کے درخت کا، عام گٹھلی جو ہے اس سے جو درخت پیدا ہُوا، اس کے ساتھ۔ اور اس درخت میں یہ قوّت رکھی کہ وہ اس پیوند کو قبول کرے اور اپنی جو پیداوار ہے، جو اس کا نتیجہ نکلا، جو ثمر ہے اس کوشش کا، اس میں زیادہ لذّت پیدا ہو۔ اور بہت سی دوسری صفات ہیں جن کی تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں، جو پیوند کے نتیجے میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس کائنات میں ہیرا

ہے۔ پتہ نہیں کتنے ہزار سال میں مٹّی کے اجزاء مختلف مدارج میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزر کے ہیرا بنتے ہیں۔ اتنا لمبا زمانہ ہے اور اتنی تھوڑی تحقیق ہے اس پر کہ اس کا سمجھنا شاید ہمارے لیے مشکل ہو، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ شاید لاکھوں، کروڑوں سال میں مٹی کے اجزاء ہیرے کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ میں آسان ایک اور مثال لے لیتا ہوں سمجھنے کے لیے۔ ست سلاجیت ہے۔ ایک دوائی ہے۔ پہلے سمجھتے تھے یہ پتھر کا حصہ ہے۔ اب تحقیق یہ ہوئی کہ ایک بڑی چھوٹی بوٹی ہے جس کا قد بمشکل ایک چاول کے برابر ہے اور لچن (LICHEN) اس کو کہتے ہیں انگریزی میں، وہ پتھروں کے اوپر سبز سی ایک، جس طرح مخمل ہوتی ہے اس طرح تہ جم جاتی ہے مٹی کے ذرّوں اور اس بوٹی کی۔ اس میں سے پانی رِستا ہے اور اگر جس پتھر پر یہ جمی ہو، اس میں تیڑ ہو تو یہ پانی اس تیڑ میں نیچے گرتا ہے، گرتا رہتا ہے اور کئی سو سال کے بعد وہ ست سلاجیت کی شکل اختیار کرتی ہے جو دوائی ہے، جس میں بڑی طاقت ہے، جو بہت سے فوائد اپنے اندر انسان کے لیے رکھتی ہے، جس میں اتنی گرمی ہے کہ سردیوں میں وہ منجمد پتھر کی طرح ہوتی ہے۔ گرمی میں ایک دن ایک دفعہ میرے پاس پڑی ہوئی تھی۔ خیال نہیں کیا، تو ٹین کے جس ڈبے میں تھی (کوئی ایک چوتھائی ست سلاجیت تھی اس میں) اچانک نظر پڑی تو اُبل اُبل کے وہ اپنے کناروں سے باہر گر رہی تھی۔ اتنی گرمی اس کے اندر اس گرمی کے نتیجے میں پیدا ہو چکی تھی — ایک دفعہ کالج کے لڑکوں نے اپنے نوکر سے مذاق کیا۔ (کاغان وادی میں پھر رہے تھے) اسے بہت سی ست سلاجیت کھلا دی۔ برفانی ہواؤں میں اس نے رات کے دو بجے کھڑکی کھول کے، اپنی قمیص اتار کے جسم کو باہر کیا اور کہا مجھے تو آگ لگی ہوئی ہے، میرے جسم کے اندر — تو انسان کے فائدے کے لیے یہ چیز پیدا ہوئی اور سینکڑوں سال میں نشوونما کے بعد اسے اس کی اپنی شکل ملی جس کے نتیجے میں انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

میں صفاتِ باری کی معرفت کے بعد پھر حُسنِ سلوک انسان کے ساتھ آجاتا ہے۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت: ۱۵۷)

جس طرح خدا تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے پیارے بندے جو ہیں ان کی رحمت نے بھی اس کائنات کی ہر شے کا احاطہ کیا ہوتا ہے۔ کائنات کی ہر شے کو تو اس وقت چھوڑیں، ہم صرف انسان کو لیتے ہیں۔ انسان سے ان کا سلوک اتنے پیار کا اور خیر خواہی کا ہوتا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اسلام یہ ہے — حُسنِ اخلاق

اس کے علاوہ اسلام ہے ہی نہیں۔ اس دائرے سے باہر اسلام نہیں نظر آتا، جہاں تک انسان کا انسان سے تعلق ہے۔ جہاں تک انسان کا خدا سے تعلق ہے اس وقت میرا مضمون نہیں وہ۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی جو صمد ہے جس کو ہماری عبادت کی احتیاج نہیں۔ تو حقوق کی ادائیگی پھر انسان کی طرف ہی لوٹتی ہے لیکن میں نے بتایا وہ میرا مضمون نہیں۔

اس وقت میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اچھے اخلاق، وہ اخلاق جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتے ہیں ان اخلاق کے حُسن اور نور سے منوّر اور خوبصورت بنا لینا اپنے نفس اور روح کو، یہ اسلام ہے اور اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کا پیار آپ حاصل کر سکتے ہیں، نہ حقوق الانسان آپ ادا کر سکتے ہیں۔ یہ رحمت جو ہے مثلاً یہ بزدل نہیں یعنی بزدلی کے سرچشمے سے نہیں نکلتی۔ جس وقت اسلام کے دشمنوں نے اپنی حماقت کے نتیجے میں، اپنے جتھے کے گھمنڈ میں، اپنی اچھی تلواروں کو دیکھتے ہوئے سمجھا تھا کہ ہم ROOT FORCE تھے، اس مادی طاقت کے ساتھ اسلام کو مٹا دیں گے، اس وقت کمزور، نہتے UNDER NOURISHED، جن کو کھانے کو بھی پورا نہیں ملتا تھا اور جسمانی لحاظ سے کمزور تھے ان کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ دکھایا کہ مخالفینِ اسلام اپنے ان منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ لیکن جس وقت یہی رؤسائے مکہ اپنی تمام طاقتوں کے باوجود اور اپنے جتھے کے ہوتے ہوئے بھی اس حالت میں پہنچے کہ انکے دماغ نے یہ فیصلہ کیا کہ آج ہم اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس لیے تلوار کو میان سے نکالنا لایعنی ہے، بے فائدہ ہے اور جس وقت انہوں نے اس حقیقت کو پہچانا کہ ہم نے اپنے وقت میں انتہائی مظالم ڈھائے مسلمان پر اور اس قدر اذیتیں پہنچائیں کہ ان کا شمار نہیں، آج جو بھی ہم سے سلوک کریں حق بجانب ہوں گے۔ اس طاقت کے وقت اور اس فتح کے زمانہ میں یہ اعلان

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ (یوسف آیت: ۹۳)

تم سب کو معاف کر دیا۔ اُحد کے موقع پر یہ اعلان نہیں ہو سکتا تھا۔ یعنی اگر اعلان ہوتا تو اس کی عظمت کو اور اس کے حُسن کو دُنیا نہ پہچانتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محض یہ اعلان کافی نہیں تھا۔

عظمت یہ ہے

کہ آپؐ نے کہا میں معاف کرتا ہوں اور اپنے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہیں معاف کر دے۔

یہ حُسنِ اخلاق کا ایک مظاہرہ ہے۔ ہر شخص سے ہر قوم سے، دنیا کے ہر خطے سے اسلام نے پیار کیا اور حُسنِ اخلاق سے ان کے دل خدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جیتے۔

محض نمازیں پڑھ لینا، محض درود بھیجنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، محض ورد کرنا ظاہری چیز ہے۔ ہم نہیں جانتے وہ قبول ہوتی بھی ہے یا نہیں ہوتی۔ ہم نہیں جانتے کہ اس کا نتیجہ نکلتا بھی ہے یا نہیں نکلتا۔ اور اگر نتیجہ نکل آئے تو سوائے اس کے کہ اچھے اخلاق پیدا ہو جائیں اور کوئی شکل ہی نہیں بنتی اس کی۔ یعنی کوئی شخص یہ کہے کہ میں خدا کو پیارا اس لیے ہوں کہ اگرچہ میں اس کی مخلوق کے حقوق کو غصب کرنے والا ہوں لیکن اس کے سامنے گھٹنوں گر کے عاجزانہ دُعائیں کرنے والا ہوں تو ہم کہیں گے کہ جھوٹے ہو تم! اگر تم خدا کو پہچانتے تو خدا کے بندوں کو ایذاء نہ پہنچاتے۔

ہماری تاریخ میں، جو بظاہر نیکی کی تحریک تھی، وہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ ایک کی موٹی مثال ہم فقہ سے دے سکتے ہیں یعنی اس چیز میں پڑ گئے کہ وضو اس طرح کرنا ہے۔ اگر وضو کرتے ہوئے کہنی جو ہے وہ خشک رہ گئی تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ سزا دے گا وغیرہ وغیرہ۔ ان چیزوں،
باریکیوں میں پڑ گئے

فقہاء کہلائے۔ اور دوسرا بڑا گروہ تھا وہ صوفیاء کا تھا۔ تصوف جو ہے سوائے حسنِ اخلاق پر زور دینے کے کسی اور چیز کا نام نہیں۔ بعد میں تنزل پیدا ہوا صوفیاء کے مسلک میں بھی اور جو حقیقت تھی وہ نظر انداز ہو گئی ایک زمانہ کے بعد اور مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں، یہ اور بات ہے۔ لیکن سید عبدالقادر جیلانی رح ہیں، یہ سارے بزرگ تصوف کے میدان میں جنہوں نے خدمت کی ہے اسلام کی، سینکڑوں پیدا ہوئے اور سارا زور ان کا اخلاق کے اوپر تھا اور اتنی باریکیوں میں گئے ہیں کہ انتہا نہیں۔ مثلاً زبان ہے۔ زبان کے اوپر حسنِ اخلاق کے لیے یہ پابندیاں لگائی ہیں۔ قول نہیں کافی، قولِ سدید ہونا چاہیئے۔ ہر وقت بولنا نہیں۔ آزادی ہے بولنے کی ویسے تو اسلام کہتا ہے۔ بولنے کی اجازت ہے لیکن بولنے کے نتیجے میں فساد پیدا کرنے کی اجازت نہیں۔ تو ان باریکیوں میں صوفیاء گئے ہیں، ایک ایک چیز لے کے اور اس کے اوپر زور دیتے چلے گئے ہیں۔

اصل چیز تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے جو ہیں ان کو آدمی پہچاننے لگے اور عرفانِ باری (ایک محاورہ ہم نے بنالیا) حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے تو بے شمار ہیں۔ ایک دن میں اتنے ہو جاتے ہیں کہ ساری دنیا کے انسان کے دماغ ان کو اپنے احاطہ میں نہیں لے سکتے۔ لیکن ہر شخص اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق اپنے ماحول میں جلوے دیکھ سکتا ہے، اگر وہ چاہے،

ادھر توجہ کرنی چاہیئے

کس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے پیار کر رہا ہے؟ قرآن کریم نے جو یہ اعلان کیا کہ،

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا

(المائدہ آیت: ۳۳)

کہ انسانی جان کی حرمت اتنی عظیم ہے کہ بغیر حق کے ایک جان لینا انسانیت کا خون کرنا ہے۔ اس کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کی رحمت کا جلوہ بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ اب نئی تحقیق نے یہ معلوم کیا کہ انسان اپنی روزمرہ کی معمولی زندگی میں ایک گھنٹے میں ہزاروں موتوں میں سے گزرتا اور خدا تعالیٰ اس کی جان کی حفاظت کرتا ہے۔

ان جلووں کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کی اس صفت کو ملاحظہ کر کے انسان اپنی ذمہ داری کو سمجھ سکتا ہے کہ انسانی جان کی حفاظت کتنی ضروری ہے اور انسانی جان کی حفاظت ہر موقع اور ہر لحاظ سے فساد نہ کرتے ہوئے، فساد کو مٹا کر (ہزار طریقے ہیں اس کی حفاظت کے) خدا تعالیٰ کی اس صفت کا رنگ اپنی صفات کے اوپر ہم پھیر سکتے ہیں، وہ رنگ ہمارے اندر روشن ہو سکتا ہے۔

کھانا ہے۔ قرآن کریم نے اعلان کیا

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ

(الواقعہ آیت: ۶۵)

خدا تعالیٰ کی صفات کا ایک جلوہ یا جلووں کا ایک مجموعہ، گروپ جو ہے وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی اور بقاء کے لیے خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ایک غذا پیدا کرتا ہے جو انسان کے بس کی بات نہیں۔ جس طرح میں نے بتایا انسانی جان کو ایک گھنٹے میں ہزاروں موتوں سے وہ بچاتا اور اس کی غذا کو بھی ہزاروں ہلاکتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان اپنی حماقت اور جہالت کے نتیجہ میں سمجھتا ہے کہ میں نے اپنے لیے غذا پیدا کی۔ خدا کہتا ہے میرے جلووں کی پیروی کر کے، اپنی صفات میں میرا رنگ پیدا کر کے، میرا قرب حاصل کر کے، میرے فضل اور رحمت کو لے کر تم اپنی اور اپنوں کے لیے غذا پیدا کر سکتے ہو ورنہ نہیں کر سکتے۔

اور اس بات کو عملاً ظاہر کرنے کے لیے ایسا کرتا رہتا ہے۔ اب گندم تیار ہے۔

ایک سال یہ ہوا

ہمارے ربوہ میں کہ بالکل کٹائی کے لیے تیار تھی۔ دانہ پڑ چکا تھا بیچ میں ذرا کچا تھا۔ دو چار دن کے اندر اس کو کاٹنا تھا زمیندار نے۔ تو ربوہ کے ماحول میں ایک چھوٹی سی بدلی آئی اور ژالہ باری شروع ہو گئی۔ کسی کھیت کو سارے کا سارا تباہ کر دیا، ایک سٹہ بھی نہیں چھوڑا اس کا۔ کسی کھیت کے، محاورہ ہے ۷۵ فیصد کی بجائے ہم کہتے ہیں، بارہ آنے تباہ کر دیئے۔ کسی کے آٹھ آنے تباہ کر دیئے۔ کسی کی چوتھی تباہ کر دی۔ کسی کا آنہ تباہ کر دیا اور ساتھ کا کھیت ایسا بھی تھا جس کا ایک سٹہ بھی نہیں تباہ ہوا۔ ایک بدلی چکر لے رہی ہے خدا کے حکم سے چھوٹی سی بدلی، اولے برسنے شروع ہو گئے۔ کہیں نشانہ ٹھیک لگ رہا ہے، کہیں نہیں لگ رہا۔ میں نے اور آپ نے انتظام کیا تھا ان کی تباہی اور حفاظت کا یا خدا تعالیٰ نے اپنے حکم سے فرشتوں کے ذریعے سے ایسا انتظام کیا تھا؟ احمد نگر میں میری بھی زمینیں ہیں۔ وہاں کا کارندہ جو میرا اتھاد بالکل مغرب سے ایک گھنٹہ پہلے یہ واقعہ ہوا) میرے پاس آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگا مجھے کہ آٹھ آنے گندم خراب ہو گئی ہے، تباہ ہو گئی ہے۔ مجھے بڑا غصہ چڑھا۔ میں نے کہا بڑے نالائق ہو تم۔ جو آٹھ آنے رہ گئی وہ خدا نے فضل کیا تو رہ گئی، میں اور تم تو نہیں اسکو بچا سکتے تھے۔ تو واپس جاؤ اور

آدھا گھنٹہ وہاں اللہ اکبر کے نعرے

لگاؤ اور الحمدللہ اونچی اونچی پڑھو، پھر مجھے آ کے رپورٹ دینا۔ اس کی دین ہے وہ بتاتا ہے کہ میرے اختیار میں ہے۔ میرے پر تو اس نے یہ فضل کیا کہ جب میں نے اس کا حق سمجھا اور کوئی شکوہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی میرے دل میں نہیں پیدا ہوا کہ یہ کیا ہو گیا۔ تو اگلی فصل میں معمول سے زیادہ پہلی فصل کا جو نقصان ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ پورا کر دیا خدا تعالیٰ نے۔

تو خدا تعالیٰ کا جب اپنے بندوں سے یہ سلوک ہے کافر و مومن کے ساتھ، جہاں تک صرف دنیوی ضروریات کا تعلق ہے تو بندوں پر بھی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ فرض عائد ہوتا ہے

کہ وہ خدا کے بندوں سے کافر اور مومن کے امتیاز کے بغیر اس قسم کا سلوک کریں۔ یہ ہے حُسنِ اخلاق۔ یہ نہیں کہ اگر کوئی کافر جو مسلمان نہیں کہتا اپنے آپ کو، وہ بھوکا ہو اور آپ خوش ہوں کہ وہ بھوکا ہے۔ آپ کا تو چکین اٹھ جانا چاہیئے کہ خدا کا بندہ جو ہے وہ بھوکا ہے اور مَیں نے پیٹ بھر کے کھا لیا۔

ایک دفعہ مَیں نے تحریک کی تھی، اب ضمناً مَیں پھر کر دوں۔ جماعت احمدیہ میں جو عہدیدار ہیں اور جو اخلاص رکھتے ہیں خدا اور اس کے رسولؐ سے، ان کا فرض ہے کہ یہ دیکھیں کہ کوئی احمدی فرد یا خاندان رات کو

بھوکا تو نہیں سوتا؟

مَیں نے خطبے میں اعلان کیا، وہ خطبہ چھپ گیا۔ گجرات کے ایک غیر احمدی دوست نے مجھے خط لکھا کہ آپ نے یہ کیوں کہا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے، یہ کیوں نہیں کہا کہ کوئی بھی بھوکا نہ سوئے۔ مَیں نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ مَیں نے اس لیے نہیں کہا کہ اگر ہم یہ کریں گے تو پھر آپ کو تنگ کرنے کے لیے ایک طبقہ آجائے گا کہ احمدیوں کے ہاتھ سے نہ لو روٹی اور نہ کھاؤ۔ تو تمہاری حفاظت کے لیے مَیں نے کیا ہے، لیکن دل تو میرا یہی چاہتا ہے کہ کوئی بھوکا نہ سوئے۔ دل تو میرا یہی چاہتا ہے کہ ہر انسان جو بیمار ہو گیا اس کو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ دوا میسّر آجائے اور اسی وجہ سے ہم نے جہاں اس قسم کے حالات نہیں جیسے ہمارے ملک میں ہیں، ہسپتال کھول دیئے۔ دل ہمارا چاہتا ہے کہ ہر انسان خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے نتیجہ میں جو علوم پیدا ہوئے ہیں اسی کے ہم نے بہت سے انٹرمیڈیٹ کالج کھول دیئے، سکول کھول دیئے۔ یہ حقیقت ہے کہ

افریقہ کے بہت سے ممالک

ایسے ہیں جن میں ہمارے جانے سے پہلے ایک پرائمری سکول بھی نہیں تھا کسی مسلمان کا۔ اور اس وقت سینکڑوں احمدیہ سکول کھلاتے ہیں وہ۔ پرائمری سکول، مڈل سکول اور انٹرمیڈیٹ کالج کے برابر ہائر سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کے برابر ہے ان کا معیار) کھولے۔

مَیں یہاں پرنسپل رہا ہوں۔ مجھے حکم تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ یہ

کالج تبلیغ کے لیے نہیں

اس لیے ہے کہ ہماری قوم تعلیم میں بہت پیچھے ہے، ان کو تعلیم میں آگے کیا جائے۔ یونیورسٹی کہتی تھی جتنے لڑکے داخل کروان کے دس فیصد کو تم HALF FEE CONCESSION دو۔ مَیں نے اپنی منتظمہ سے اجازت لے کے اور ان کے علم میں لا کے، پچاس فیصد کو FULL FEE CONCESSION بھی دے دیا۔ اور مراعات بھی دے دیں کیونکہ جماعت کی پالیسی یہ تھی۔ اور سینکڑوں ایسے ہونہار بچے کہ جو تعلیم حاصل ہی نہیں کر سکتے تھے، اگر وہ میرے پاس نہ آجاتے، ان کو تعلیم دلوائی۔ ہر فرقے سے ان کا تعلق تھا، ہر علاقے سے ان کا تعلق تھا، ہر تعصب سے ان کا تعلق تھا مَیں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ مَیں نے کہا تم مستحق ہو مالی لحاظ سے اور ذہین ہو۔ تمہارا حق بنتا ہے وہ تمہیں مل جائے گا، جہاں تک میری طاقت ہے۔

اور اس کا بڑا اچھا نتیجہ نکلا۔ یہاں تو چونکہ اور بھی کالج ہیں، نظر نہیں آتا۔ پچاس سال سے جماعت احمدیہ افریقہ میں کام کر رہی ہے۔ اب تو ہماری دیکھا دیکھی دوسروں نے بھی کچھ سکول اور کالج کھولے ہیں۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا ہے کہ افریقہ میں کوئی پڑھا لکھا افریقن ایسا نہیں تھا جس نے جماعت احمدیہ کے کالج میں یا سکول میں تعلیم نہ حاصل کی ہو۔ ایک بھی نہیں تھا۔ بڑا پیار کرنے والے ہیں یہ لوگ۔

تو حُسنِ اخلاق سکھاؤ۔

یہ اسلام ہے،

یہ احمدیت ہے۔ یہ سوچو ہی نہ کہ دوسرے کا تمہارے ساتھ کیا سلوک ہے؟ یہ دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے کیا چاہتے ہیں کہ تمہارا خدا کی مخلوق کے ساتھ کیا سلوک ہے؟ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کریں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر۔

خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا کرے اور ساری دنیا اس حُسن اور نور سے منوّر ہو جائے آمین۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

راستہ نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے سوچا کہ جب سیدھے راستے کی دعا مانگی جاتی ہے تو وہ انعام والا راستہ ہو سکتا ہے اس میں مغضوب الیھم کا ذکر کیوں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ صراطِ مستقیم وہ راستہ ہے۔ جس پر بہر حال اللہ تعالیٰ نے بندوں کو لانا ہے اس پر غور کرتے ہوئے میری نگاہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ کی پہلی آیات کی طرف پھیر دی اور یہ مضمون میرے ذہن میں آیا کہ صراطِ مستقیم وہی راستہ ہے جو سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں مالک یوم الدین تک بیان ہوا ہے۔

حضور نے اس نکتے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مخلوق نے بہر حال ایک روز اپنے مالک و خالق کے پاس جانا ہے اور خدا تعالیٰ کے مالک یوم الدین ہونے کی صفت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ مخلوق میں سے کسی کی کوئی ذاتی صفت باقی نہ رہے گی اس میں نباتات جمادات انسان حیوان غرضیکہ ہر چیز شامل ہے حضورؐ نے جدید سائنس کے بعض انکشافات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علم فلکیات کے ماہر یہ جان گئے ہیں کہ ہماری زمین سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑے ستارے غائب ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک شدید قوت کا مرکز ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور وہ اس میں ڈوب کر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ ابھی تک سائنس صرف اتنا ہی پتہ لگا سکی ہے کہ یہ بڑے بڑے ستارے ایک ایسے ستارے کی طرف کھینچے جاتے ہیں جو خود سمٹتے سمٹتے ایک نقطہ بن جاتا ہے ہمارے سورج سے سینکڑوں ہزاروں گنا بڑے ستارے جو زبردست توانائی کے حامل ہوتے ہیں ڈولتے ڈگمگاتے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور پھر ان کا کچھ پتہ نہیں چلتا سائنسی اصطلاح میں یہ کہا جاتا ہے کہ مادّے کی ہر قسم کی صفات ختم ہو جاتی ہیں اور ذاتی صفات سے مادّہ کلیتہً مبرّا ہو جاتا ہے حضورؐ نے فرمایا اس کا نام عدم ہے اور یہ وہی بات ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو مالکِ یوم الدین کہہ کر اشارہ کیا ہے سائنس کو ابھی اس کا پوری طرح علم نہیں کہ یہ ستارے کہاں جاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ وہ اپنے ربّ کی طرف لوٹتے ہیں مگر سائنس کو ابھی اس کا علم نہیں۔

حضورؐ نے فرمایا ہر چیز اپنے پیدا ہونے کے بعد ایک سفر شروع کرتی ہے جو بالآخر خدا تعالیٰ کی ذات پر ختم ہوتا ہے اس سفر کے دو رستے ہیں۔ جن کا سورۂ فاتحہ کی آیات میں تفصیل سے ذکر ہے حضورؐ نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا ایک نیا اور اچھوتا پہلو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے الحمد للہ۔ کہ اے انسان تو صراطِ مستقیم کی وہ راہ اختیار کر جو حمد سے شروع ہوتی ہے۔ جب اس راہ سے داخل ہو گا تو سب سے پہلے ربوبیت سامنے آئے گی۔ اللہ کی ربوبیت کی حمد کرتے ہوئے پھر رحمانیت اور رحیمیت کے مراحل آئیں گے اور یہ سب سفر طے کرنے کے بعد تم اپنے اللہ کے حضور حاضر ہو گے اور تمہارا کچھ باقی نہ رہے گا۔ حضورؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے فرمایا اگر اس سفر میں رحمانیت اور رحیمیت سے نہ گزرا جائے تو مغضوب اور ضال بننے کا خطرہ ہے رحمانیت کے انکار سے یہود مغضوب بن گئے اور رحیمیت کے انکار سے عیسائی ضال بن گئے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے انکار پر عیسائیت کی ساری عمارت استوار ہے۔

حمد کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ اوّل یہ کہ نظریاتی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ وہی ذاتِ باری کلیتہً تعریف کی مستحق ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ نظریہ دل پر وارد ہو کر دلی لذت اور جوش سے انسان حمد کرے اور یہ حمد دل سے نکلے۔ یعنی حمد کے اظہار میں دل پیار کا اظہار کرے اور پھر اپنے مالک تک پہنچے۔ اس میں تیسری بات یہ ہے کہ اعمال کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے۔ ربّ رحمٰن ہے بندہ بھی رحمانیت اختیار کرے۔ رحیمیت کی صفات پیدا کرے یہ راستہ بڑا مشکل ہے۔ اور بندے کے اسی راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اسے انعام پانے والوں تک لے جاتا ہے۔

مسجد بشارت کی تعمیر پر اللہ کی حمد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مسجد بشارت سپین کی تعمیر اور اس کے افتتاح کے وقت میری توجہ اس طرف منتقل ہوئی کہ اس مسجد کے قیام پر ساری دنیا میں احمدیوں نے خوشی کے ترانے گائے ان کے دلوں نے ولولے محسوس کئے۔ مگر یہ خیال آیا کہ مذکورہ بالا تیسری شرط کس طرح پوری ہو کہ ہم عملی طور پر مسجد بشارت کے قیام پر اللہ کی حمد کر سکیں۔ حضور نے فرمایا اس ضمن میں بعض اقدامات یورپ میں کر چکا ہوں یہاں بھی بعض کام کرنے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے آج میں غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جو یہ طے کرے گی کہ کن کن غرباء کو کس کس حد تک امداد دی جائیگی۔

حضور نے فرمایا جماعت پر دوسرے مالی بوجھ بھی ہیں۔ یہ بھی درست ہے اللہ تعالیٰ نے بڑے ذرائع بھی عطا فرمائے ہیں۔ پھر بھی ہماری کوششیں محدود ہیں۔ تمنائیں بیشمار ہیں، رستے بھی بے شمار ہیں۔ اس لئے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ یہ حصہ ابھی تک خالی پڑا تھا اس کے لئے بھی کچھ کرنا ہوگا۔

حضور نے فرمایا ملک میں کثرت سے غرباء کو سر چھپانے کے لئے جگہ میسر نہیں۔ ان کو بہت مجبوریاں درپیش ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم غرباء کو اخلاقی حسنہ کی بھی تعلیم دینگے ان کو نظم و ضبط بھی سکھائیں گے۔ ویسے ضرورت تو اتنی بڑی ہے کہ دنیا کی حکومتیں مل کر بھی اس مسئلے کو پورے طور پر حل نہیں کر سکیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اس زمانے میں واحد جماعت ہے جو رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے یہ کام شروع کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا۔ کروڑوں روپے کے مقابلہ میں ہمارے چند روپے برکت پائیں گے اور غرباء میں ایمان بھی بڑھے گا۔

حضور نے سب سے پہلے اپنی طرف سے دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ کی جیب سے دو لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا میں تحریک جدید، وقف جدید، انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیں۔ حضور نے فرمایا جہاں تک دیگر احمدیوں کا تعلق ہے پہلی توجہ لازمی چندہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ نادہند، دہندہ بنیں، بقایا دار بقائے ادا کریں۔ جب تک یہ کام نہیں ہو جاتا میں کوئی تحریک نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنے زور سے یہ تحریک میرے دل میں ڈالی کہ میں اس کے اعلان سے رک نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا احباب جماعت بھی اس میں حصہ لیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ دیگر چندوں کا توازن نہ بگڑنے دیں۔ ابھی اور بہت سی تحاریک اللہ کی راہ میں آنے والی ہیں ان میں بھی حصہ لینا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات حضور نے یہ ارشاد فرمائی کہ اس میں صرف وہ احباب حصہ لیں جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر خود یہ فیصلہ کریں کہ وہ شرح کے مطابق چندہ دیتے ہیں اور جن کو شرح کے مطابق لازمی چندہ جات دینے کی توفیق نہیں وہ ایک آنہ بھی اس تحریک میں نہ دیں۔ حضور نے فرمایا اس شرط سے یہ تحریک عام ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ ہم سب کے مصائب دور کر سکیں۔ لیکن ہم کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غرباء کو خود مستغنی کر دے گا۔

حضور نے فرمایا اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اس کا تعلق رحیمیت سے ہے۔ اسلام غرباء کو عزتِ نفس بھی سکھاتا ہے اور یہ تلقین کرتا ہے کہ حتی المقدور یہ کوشش کرو کہ لینے والے نہ بنو دینے والے بنو۔ اسلام دنیا کے سب معاشروں سے برعکس یہ حیرت انگیز شکل پیش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم لازماً مدد کریں گے۔ مگر اسلام کے ان تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پس غرباء کو بھی چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے قناعت اختیار کریں۔ اس سے عظمتِ کردار پیدا ہوتی ہے۔ انہیں حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ لینے والے نہ ہوں دینے والے ہوں۔ حضور نے اس ضمن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مثالیں بیان فرمائیں۔

صنعت کاروں، تاجروں اور ماہرینِ معیشت کو تحریک

حضور نے فرمایا رحیمیت کا تقاضا ہے کہ ہم غرباء کی اس رنگ میں مدد کریں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کے ذی شعور احباب، صنعت کاروں، تجارت کا ملکہ رکھنے والوں، مالی لحاظ سے وسعت اور تجربہ رکھنے والوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ربوہ کے حالات دیکھ کر (فی الحال ربوہ سے کام شروع کیا جائے) ان غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں اور یہ غور کریں کہ جماعت ان کی کیا مدد کر سکتی ہے۔ کونسے وہ ایسے ذرائع بروئے کار لا سکتے ہیں کہ غرباء اللہ کی رحمت سے بھی حصہ پانے والے ہوں اور انکی تمنائیں بھی پوری ہو سکیں۔ حضور نے فرمایا جماعت کے صنعت کاروں، تاجروں اور ماہرینِ اقتصادیات کو اس اعلانِ عام کے ذریعہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہاں کے حالات کا جائزہ لیں اور کوئی لائحہ عمل طے کریں۔

حضور نے فرمایا اس ساری تحریک کے عملی نفاذ کی ذمہ داری امور عامہ پر ہوگی۔ حضور نے فرمایا امور عامہ کا کام صرف محاسبہ اور تنفیذ نہیں ہے یہ غلط تصور ہے جو رائج ہو چکا ہے۔ محاسبہ اور تنفیذ امور عامہ کے بہت سے کاموں میں سے ایک بہت معمولی کام ہے۔ امور عامہ کے اصل مقاصد غریبوں کی پرورش، خبر گیری، تیمار کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سکیم کی تنفیذ کا کام امور عامہ کرے گی لیکن ایک کمیٹی ہوگی جو سارے کام کی نگران ہوگی۔

اپنے گھروں کو مسیح موعود کے گھر بنا دیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی آمد کے سلسلے میں احباب کرام کو اپنے گھر پیش کرنے کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ سارے گھر خدا کے گھر ہیں مگر اللہ تعالیٰ بعض دفعہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے گھر مجھے دو۔ ایسے ہی امتحان کا ایک موقعہ جلسہ سالانہ کی صورت میں آنے والا ہے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے سارے گھروں کو مسیح موعود کے گھر بنا دو اور مسیح موعود کے سارے گھر اللہ تعالیٰ کے گھر بن جائیں گے۔ حضور نے فرمایا پہلے بھی احباب پیش کرتے ہیں اب بھی اور زیادہ محبت سے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گھر پیش کریں۔ کارکنانِ جلسہ سالانہ بھی اپنی ساری طاقتیں مالکِ یوم الدین خدا کے حضور پیش کر دیں۔ حضور نے اہل ربوہ کو شہر کی صفائی ستھرائی اور سجاوٹ کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا کہ غیر ملکوں یورپ وغیرہ میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہر طبقہ اور سوسائٹی زینت کی طرف توجہ کرتی ہے۔ غریب بھی معمولی خرچے سے اپنے گھر کو سجا لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ میں نے سوچا یہ تو اسلام کا کام ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا کام ہونا چاہیئے تھا۔ یہ حکمت کی ایک گمشدہ بات تھی جو مجھے مل گئی۔ وہیں پر میں نے کہا تھا کہ ربوہ جاتے ہی یہ بات مجھے یاد کرائیں۔

انجینئرز اور آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن توجہ کرے

حضور نے فرمایا میں احمدی انجینئروں اور آرکیٹکٹس کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بھی غرباء کے گھروں کی طرف توجہ کریں اور اپنی بھرپور ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے ایسے نقشے تجویز کریں جو دلکش بھی ہوں، موسموں سے بھی مطابقت رکھیں اور غریبوں کی دسترس میں بھی ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ احمدی انجینئروں کے لئے چیلنج ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک انعامی مقابلے کا اعلان فرمایا۔

حضور نے فرمایا جو آرکیٹیکٹ ایک غریب گھر کا ڈیزائن جو سب سے کم قیمت میں سب سے اچھا بن سکے۔ ایسا ڈیزائن بنائے گا۔ میں اسے اپنی طرف سے ایک خاص انعام دوں گا۔ حضور نے فرمایا چھ ماہ میں ایک غریبانہ گھر کا نقشہ بنائیں۔ اس کے اردگرد سبزے اور درختوں کو بھی ملحوظ رکھیں سبزہ بھی غریبانہ ہو۔

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائیکلوں پر سوار ہو کر سالانہ اجتماع میں شرکت ایک بابرکت تحریک ہے

انصار زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی سعی فرمائیں!

(باب صدر صف دوم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدا کی راہ میں قربانی اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تحریک جدید کے مالی جہاد کی برکتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دیتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ دس روپے کی بجائے ایک ہزار روپے انعام دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ ایک ہزار روپیہ لینے کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ایسے انعام کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ دنیا کی عقل اس کا اندازہ نہیں کر سکتی۔ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ کسی کان نے نہیں سنا۔ کسی زبان نے نہیں چکھا۔ کسی کے خیال میں بھی یہ انعامی چیزیں نہیں گزرتیں۔ اس لئے میں اُسے آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہوں"۔ (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۷۱ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان برائے ڈیوٹی بموقع جلسہ سالانہ خواتین

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اس پر کام کرنے کے لیے خواتین اور بچیوں کی ضرورت ہے جو ہر دو قیامگاہ اور جلسہ گاہ میں ڈیوٹی دے سکیں قیامگاہوں کی طرف زیادہ نام آرہے ہیں اور جلسہ گاہ کے لیے جہاں کے انتظام کو بہترین بنانا ہمارا فرض ہے کم خواتین توجہ دیتی ہیں ربوہ کی خواتین کے گھروں میں ان دنوں کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوتے ہیں اس لیے بیرون از ربوہ شہروں سے سمجھدار منتظم خواتین اور بچیاں اپنے نام پیش کریں ناموں کے ساتھ ولدیت یا زوجیت عمر تعلیم اور یہ بھی کہ پہلے کام کرنے کا تجربہ ہے یا نہیں بھجوائیں اور اپنا پورا پتہ لکھیں تاکہ ڈیوٹی لگانے کے بعد ان کو اطلاع دی جاسکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس سوال و جواب

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر مجلس سوال و جواب کا پروگرام بڑا دلچسپ ہوتا ہے۔ جس میں سلسلہ کے جید علماء سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ اس مجلس کی افادیت کو بڑھانے کے لئے احباب اپنے سوالات لکھ کر ابھی سے ہمیں بھجوا دیں۔ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۵، ۶، ۷ نبوت ۱۳۶۱ ہش / نومبر ۱۹۸۲ء کو ہوگا۔

نوٹ:۔ سیاسی اور فقہی سوالات کی اجازت نہیں ہوگی۔

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

موصی احباب کیلئے ضروری اعلان

اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ پر تشریف لانیوالے ایسے موصی احباب کی سہولت اور آسانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے جو اس موقع پر اپنے حسابات دیکھنے اور اس کی پڑتال وغیرہ کے لیے دفتر بہشتی مقبرہ میں تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں کہ وہ دفتر کو اپنے آنے کی اطلاع دیدیں تا اس کے مطابق ان کے دفتر تشریف لانے سے پہلے ان کا حساب تیار رکھا جائے اور ان کے آتے ہی ان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب دفتر کے اعلان کے مطابق دفتر سے ضرور تعاون فرمادینگے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۔ محترم مولانا خلیل الرحمٰن صاحب پشاور جو علاج کے لئے امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ اب واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو اور صحت والی لمبی زندگی عطا ہو۔ نیاز قطب احمد پشاور

۔ خاکسار کی دائیں آنکھ کا موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ بائیں آنکھ میں موتیا اتر رہا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میاں مشتاق احمد وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

۔ میرا لڑکا عزیز ریاض احمد نون عرصہ سے ذہنی تکلیف میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں ابھی کوئی افاقہ نہیں ہوا اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ والدہ ریاض احمد نون بستی جمال والا ضلع ملتان۔

۔ محترم ڈاکٹر محمد شفیع احمد صاحب صدیقی ولد محمد خالد صاحب مرحوم آف جھانسی پتہ کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور محترم میجر جنرل ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے زیر علاج ہیں اپریشن متوقع ہے۔ اپریشن کی کامیابی اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد رفیق ناصر خیابان سرسید کالونی راولپنڈی

۔ قارئین الفضل کی دعاؤں کے طفیل میرے والد محترم فضل حسین صاحب آف چونترا کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔ میں ان احباب کا جنہوں نے والد محترم کی صحت کے لئے دعائیں کیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ والد محترم کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہم پر سلامت رکھے آمین ناہید کوثر چونترہ ضلع راولپنڈی

۔ میرے والد محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب آتالیق ۲۰/۱۱ محلہ دارالنصر ربوہ بیمار ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ لطف الرحمٰن خالد کمیشن ایجنٹ راجپوت پراپرٹی ڈیلر ربوہ

۔ اہلیہ صاحبہ منیر احمد صاحب کا پتہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ دوست اپریشن کی کامیابی اور مکمل تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔ منور احمد نمائندہ الفضل موہنی بازار نواب شاہ

پتہ درکار ہے

محترمہ امۃ القدوس صاحبہ زوجہ عبدالحق صاحب آف بستی وصیت نمبر ۱۳۷۶۵ الی کے لڑکوں کا نام حمید احمد صاحب اور سعید احمد صاحب ہے۔ حلقہ ضلع کچہری لاہور میں رہائش پذیر تھیں۔ ان کے بارے میں اگر کسی دوست کو علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

لجنات فوری توجہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جو ۱۶ اکتوبر کو آپ نے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں فرمایا تھا اور جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ کو تبلیغ کا ایک عالمگیر منصوبہ شروع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ۲۳ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہوگیا ہے۔ تمام لجنات اس کی روشنی میں اپنے اپنے شہر کے لئے فوری طور پر منصوبہ تیار کر کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ تاکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پھر اسے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

زعماء و زعماء اعلیٰ مجالس انصار اللہ

سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کیلئے بھرپور کوشش فرماویں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : والہانہ لبیک

۵- چوہدری محمد ابراہیم محمد رشید صاحب شاد شیخوپورہ	۵۰ — ۰۰	۵۰ — ۰۰
۶- مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب ربوہ	۵۰۰۰ — ۰۰	۵۰۰۰ — ۰۰
۷- مکرم شریف احمد بھٹی صاحب ربوہ	۵۰۰۰ — ۰۰	۵۰۰۰ — ۰۰
۸- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰۰۰ — ۰۰	۱۰۰۰ — ۰۰
۹- مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰۰ — ۰۰	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۰- مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ	۲۰۰۰۰ — ۰۰	۲۰۰۰۰ — ۰۰
۱۱- مکرم منصور احمد عمر صاحب ربوہ	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۱۲- " سردار بشیر احمد صاحب "	۱۰۰۰ — ۰۰	
۱۳- " سردار انیس احمد ابن سردار بشیر احمد دوبئی	۲۰۰۰ — ۰۰	
۱۴- حفیظ احمد بھٹی صاحب چکوال	۲۰۰۰ — ۰۰	
۱۵- مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ حفیظ بھٹی صاحب	۲۰۰۰ — ۰۰	
۱۶- مکرمہ امۃ الباسط منظور صاحب لندن	۲۰۰۰ — ۰۰	
۱۷- لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۲۵۰۰۰ — ۰۰	
۱۸- مکرم یوسف سہیل شوق صاحب	۲۵۰ — ۰۰	۲۵۰ — ۰۰
۱۹- چاند سلطانہ اہلیہ یوسف سہیل شوق	۲۰۰ — ۰۰	۵۰ — ۰۰
۲۰- ناجیہ سہیل بنت یوسف سہیل شوق	۵۰ — ۰۰	
۲۱- پیر معین الدین صاحب	۸۰۰ — ۰۰	۸۰۰ — ۰۰
۲۲- امۃ الغفور صاحبہ	۵۰ — ۰۰	۵۰ — ۰۰
۲۳- امۃ النور معین صاحبہ	۵۰ — ۰۰	۵۰ — ۰۰
۲۴- محی الدین طاہر احمد صاحب	۱۰۰ — ۰۰	۱۰۰ — ۰۰
۲۵- امۃ النصیر صاحب	۵۰۰ — ۰۰	۵۰۰ — ۰۰
۲۶- امۃ الشکور امجد بیگ صاحب	۲۵۰ — ۰۰	۲۵۰ — ۰۰
۲۷- امۃ الصبور وحید احمد	۲۵۰ — ۰۰	۲۵۰ — ۰۰
	۱۷۸۹۵۰ — ۰۰	۴۴۷۵۰ — ۰۰

میزان

درخواست دعا

• میرے بڑے بھائی محترم محمد نصیب صاحب عارف (مقیم راولپنڈی) ریٹائرمنٹ کے بعد بھی عرصہ ۲½ سال سے ایک دفتری پریشانی میں مبتلا ہیں۔ صحت بھی کمزور ہو چکی ہے انہیں احباب جماعت کی دعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔ نیز میرا بیٹا عزیزم زبیر احمد مقیم کینیڈا عرصہ ۸ سال سے بدستور دائیں ہاتھ اور بازو سے معذور ہے عزیز کی معجزانہ صحت یابی کے لیے دعاؤں کا محتاج ہوں۔ (محمد سعید (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) مقیم مانٹریال کینیڈا۔ حال وارد ربوہ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال)

عینک سے نجات

سرمہ طفیل قیمت ۱۱/- روپے

موتیا کا بغیر اپریشن علاج۔ دھند۔ جالا۔ ککرے آنکھوں سے پانی۔ نظر کی کمزوری۔ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے بے حد مفید۔

حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی

حال:۔ کوٹہ کلاں گولبازار۔ ربوہ ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر H-۱۴۵۹۷

حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم کے فرزند اور جانشین جناب

حکیم انوار احمد جان

۵، ۶، ۷ نومبر کو بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے۔ تمام بھائی اور بہنیں تاریخیں نوٹ کریں۔

مینجر دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ

اٹھرا، بانجھ پن۔ نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کے لیے اُمید کی کرن۔ اس کے علاوہ مردانہ، زنانہ خاص امراض کے لیے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کریں۔

ایک خط لکھ کر فہرست ادویات منگوا سکتے ہیں

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل

المنار دواخانہ ربوہ

عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سال ۶۲-۱۳۶۱ ہش / ۸۳-۱۹۸۲ء

نائب صدر	:	مکرم مرزا فرید احمد صاحب
معتمد	:	" محمد اشرف صاحب اسحاق
مہتمم تجنید	:	" حبیب الرحمٰن زیروی صاحب
" تربیت	:	" محمد اسلم شاد منگلا صاحب
" اصلاح وارشاد	:	" مبشر احمد کاہلوں صاحب
" تعلیم	:	" حافظ مظفر احمد صاحب
" خدمتِ خلق	:	" ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب
" تحریکِ جدید	:	" شیخ مبارک احمد صاحب
" وقارِ عمل	:	" چوہدری سلطان احمد صاحب
" صحتِ جسمانی	:	" مرزا لقمان احمد صاحب
" صنعت وتجارت	:	" عطاء الرحمان محمود صاحب
" امورِ طلباء	:	" یوسف سہیل صاحب شوق
" اطفال	:	" سعید احمد چٹھہ صاحب
" بیرون	:	" قریشی عبدالجلیل صاحب صادق
" اشاعت	:	" نصیر احمد صاحب قمر
" مال	:	" مبارک احمد طاہر صاحب
" عمومی	:	" خواجہ عبدالمومن صاحب
" محاسب	:	" چوہدری فضل احمد صاحب
" مقامی	:	مرزا محمد الدین صاحب ناز

خاکسار

محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

مدمکانات مستحقین

" دفتر خزانہ میں غرباء کے مکانات تعمیر کرانے کیلئے " مدمکانات مستحقین " کھولی جا رہی ہے اس فنڈ میں ادائیگی کے لیے جملہ رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مندرجہ بالا مد میں براہ راست بھجوائی جائیں"

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ضروری اعلان

گذارش ہے کہ بیرون ملک کے احباب رقم ارسال کرتے وقت پاکستانی کرنسی یا پاکستانی کرنسی میں بینک ڈرافٹ بذریعہ نیشنل بینک ربوہ ارسال کیا کریں اور پاکستانی احباب سے بھی گذارش ہے کہ چیک کی بجائے ڈرافٹ بھیجا کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

(مینجر الفضل ربوہ)

شکریہ احباب

پسرم عزیزم محمد عبدالرشید پرنسپل انجینئرنگ کالج جن کو عارضہ قلب کی وجہ سے چیک اپ کے لئے امریکہ جانا پڑا تھا۔ چیک اپ کے بعد بخیریت واپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ جملہ ٹیسٹ مکمل ہو گئے ہیں اور اب خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں احباب کرام جنہوں نے عزیز کی صحت کے لئے دعائیں کیں اور خیریت دریافت کرنے کے لئے خطوط تحریر فرماتے ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ میں خود اکثر بیمار رہتا ہوں اپنی صحت کے لئے بھی احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد احمد ثاقب پروفیسر جامعہ احمدیہ (ریٹائرڈ)